وفاق المدارس کے کنونشن میں علماء کرام کی شہادتوں پر شدید احتجاج

علماء کرام کی شہادتوں اور مدارس پر مسلح حملوں کا سلسلہ جاری ہے، جنازے اٹھا اٹھا کر تھک گئے ہیں

کنونشن سے مقررین کا خطاب

بروز ہفتہ ۹ جولائی ۲۰۰۵ء وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ بنوریہ عالمیہ میں ''علماء کنونشن'' کا انعقاد کیا گیا، علماء کرام، دینی مدارس، ائمہ، مساجد، مشائخ اور مقتدر اشخاص نے بڑی تعداد میں شرکت کی، کنونشن کی صدارت صدر وفاق المدارس مولانا سلیم اللہ خان نے کی۔ کنونشن میں مقتدر علماء کرام جن میں مفتی محمد نعیم، حافظ عبدالقیوم نعمانی، ڈاکٹر معراج الہدیٰ، مولانا عثمان یار خان، مولانا محمد اسعد تھانوی، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا نور الہدیٰ، قاری محمد عثمان، مولانا محمد اسلم شیخوپوری، مولانا عبدالشہید، قاری محمد اقبال، مولانا امداد اللہ، مولانا عبدالستار رحمانی، مفتی عبدالحمید، قاری حق نواز، طارق مدنی، عبدالرشید انصاری، مولانا حماد اللہ شاہ، مفتی حبیب اللہ، مفتی ابوہریرہ، مولانا سیف اللہ ربانی، مولانا محمد امین، مولانا عبدالرحمٰن، مفتی فضل اللہ حمادی، مولانا احتشام الحق احرار، قاری احسان اللہ فاروقی، قاری نذیر احمد، قاری بشیر احمد، مولانا عمر صادق کے علاوہ تقریباً چھ ہزار مدارس کے ذمہ داران، ائمہ مساجد اور نمائندوں نے شرکت کی۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ علماء کرام کی شہادتوں اور مدارس و مساجد پر مسلح حملوں کا سلسلہ جاری ہے، مدرسہ انوار القرآن، مدرسہ رحمانیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ، جامعۃ الرشید کے اساتذہ کی شہادتوں کے علاوہ حال ہی میں جامعہ بنوریہ میں مفتی عتیق الرحمٰن کی شہادت کا سانحہ رونما ہوا انھوں نے کہا کہ ہماری آنکھیں پہلے سے ہی آبدیدہ تھیں کہ ہمارے غم میں مزید اضافہ ہوگیا، آج ایک اور شیخ الحدیث مولانا شمس الدین ہم سے بچھڑ گئے، مقررین نے علماء کرام اور شیوخ کی شہادت پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے حکمرانوں کی بے حسی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ انسانیت کا قاتل سرعام دندناتا پھرے اور حکومت ٹس سے مس نہ ہو، انھوں نے کہا کہ حکومت کو علماء کا خون بے حد سستا دکھائی دیتا ہے، علماء میں احساس محرومی شدت اختیار کر رہا ہے، انھوں نے کہا کہ علماء کے قتل کا تسلسل تشویش کا باعث ہے اور اس تشویش میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے، انھوں نے کہا کہ ہم شہداء کی جدائی کے باعث سوگوار ہیں اور ہر آنکھ اشک بار ہے، ہم مسلسل جنازے اٹھاتے چلے آرہے ہیں اور اب ہم جنازے اٹھا اٹھا کر تھک چکے ہیں اور حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی، بلکہ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، انھوں نے کہا کہ ہمارے اکابر اور امت مسلمہ کے ہیروز کو سماج دشمن عناصر چن چن کر قتل کر رہے ہیں اور حکومت کو قاتل نظر نہیں آتے بلکہ ان واقعات کا تسلسل بڑھتا جا رہا ہے، انھوں نے کہا کہ آج کراچی شہر قاتل کا سماں پیش کر رہا ہے، ہم اپنے علماء کا خون کس کے ہاتھ پر ڈھونڈیں؟ انھوں نے کہا کہ علماء کا خون سر راہ بہہ رہا ہے اور حکمران امن و امان کا راگ الاپ رہے ہیں، کیا ان کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے؟ انھوں نے کہا کہ قاتلوں کو پہچاننا مشکل نہیں۔ قانون اور اصول یہ ہے کہ مقتول کا قاتل اگر پکڑا نہ جائے تو اس کے ذمہ دار حکمران ہی ہوتے ہیں، انھوں نے کہا کہ اب تک ہمارے علماء کرام کے قاتلوں تک رسائی کے لیے نہ ہی جامع پلاننگ کی گئی اور نہ قاتل پکڑے گئے اور نہ ہی کسی قسم کی پیش رفت نظر آئی۔

انھوں نے کہا کہ روایتی تحقیقاتی رپورٹوں کے چکر میں کیس کو الجھایا گیا، جن سے قاتلوں کو مزید علماء قتل کرنے کا موقع ملا اور یہ موقع بھی حکمرانوں نے فراہم کیا، انھوں نے کہا کہ پرویز مشرف ہی کے دور میں چیدہ چیدہ علماء شہید ہوئے، لیکن صدر موصوف کو علماء کی شہادت پر افسوس کے دو بول بولنے کا بھی موقع نہ ملا، مقررین نے کہا کہ اپنے محسنوں کو قتل کرنا، ایذا پہنچانا یہودیوں کا شیوہ ہے، انھوں نے کہا کہ ہم علماء کے قتل پر جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم علماء کنونشن کو خوش آئند قرار دیتے ہیں اور ایسے کنونشن وقتاً فوقتاً ہونے چاہئیں تاکہ یہ علماء کے باہمی ربط اور اتحاد کا ذریعہ بن سکیں۔ مقررین نے کہا کہ علماء کرام کے قتل، مساجد و مدارس پر حملوں کا سلسلہ اگر فوری طور پر بند نہ ہوا تو ہم ملک گیر احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہوئے راست اقدام کی جانب گامزن ہوں گے، جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد سمجھی جائے گی، انھوں نے کہا کہ ہم احتجاجی تحریک اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک علماء کا قتل بند نہ ہو، اور علماء، مدارس و مساجد کو تحفظ فراہم نہ کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کی سرپرستی میں ہونے والے مظالم بند ہونے چاہئیں اور حکومت اگر دہشت گردوں کے آگے بے بس ہے تو فوری طور پر مستعفی ہو جائے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت کراچی میں ہونے والے علماء و مشائخ کنونشن میں علماء کرام کی پے در پے شہادتوں کے واقعات کی روک تھام اور تحفظات سے آگاہ کرنے کے لیے وفد کو وزیر اعلیٰ سندھ اور گورنر سندھ سے ملاقات کرنے کے لیے بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ بات بنوریہ ریسٹورنٹ میں گزشتہ روز پریس بریفنگ میں بتائی گئی ہے اس موقع پر جامعہ بنوریہ کے رئیس مولانا مفتی محمد نعیم، مولانا اسعد تھانوی، مولانا عمر صادق، قاری محمد عثمان، مولانا غلام رسول، مولانا سیف الرحمن ربانی اور مولانا محمد امین بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مولانا اسعد تھانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے جب کہ وزیر اعظم اور صدر پر حملہ آور فوراً گرفتار کر لیے جاتے ہیں انھوں نے کہا علماء کرام کو قتل کر کے پاکستان کو بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ یہ پیغام دیا جا سکے کہ پاکستان کے اندر مقدس مذہبی مقامات اور شخصیات بھی محفوظ نہیں، مولانا اسعد تھانوی نے کہا علماء کرام کی شہادتوں کی ایک طویل فہرست ہے مگر اب ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب ہم لاشیں اٹھانے کو تیار نہیں، انھوں نے کہا کہ ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ علماء حق کو حق گوئی کی پاداش میں ایک ایک کر کے شہید کیا جا رہا ہے انھوں نے کہا ملک میں حالات خراب کرنے میں غیر ملکی ایجنسیاں ملوث ہو سکتی ہیں، مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ اگر علماء کرام کے قاتلوں کو گرفتاری عمل میں نہ آئی اور علماء کرام کی شہادتوں کا سلسلہ جاری رہا تو ہم ملک بھر میں احتجاجی تحریک منظم کرنے پر مجبور ہوں گے، ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ ملاقاتیں اگرچہ مسائل کا حل نہیں تاہم مسائل کے حل کا ذریعہ ضرور ہیں، ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ علماء دیوبند کی ٹارگٹ کلنگ ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس کا مقصد علماء حق کو کمزور کرنا ہے۔ انھوں نے کہا علماء کرام کے قتل پر مذہبی جماعتیں تحفظات سے دوچار ہو گئی ہیں۔ قاری عثمان نے اس موقع پر کہا اس طرح کی افسوسناک صورتحال پر اب ہمیں میدان میں اترنا ہو گا۔ انھوں نے کہا ہے کہ جمعیت علماء اسلام کی دونوں جماعتیں وفاق المدارس کے موقف کی مکمل حمایت کرتی ہیں اور ان کے ساتھ ہیں۔

☆☆☆